صائم چشتی کی نعت کا موضوعاتی مطالعہ

محبوب احمد
(پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ)

ڈاکٹر نذر عابد
(صدر شعبہ اُردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ)

Abstract:

Saeem Chishti is a famous name in Naatiya literature. He does not let the aspect of respect go unnoticed in the context of Madhat-e-Nabi and works with utmost care. He does not write Naat only for himself but his purpose is to enlighten the heart of every soul with the love of Prophet (PBUH). Saeem Chishti has excellent access to vocabulary so his words seem to shine like jewels in the description of subjects. Love for the Holy Prophet is the first condition and this love is seen in the words of Saeem Chishti. He studied the life of the Prophet in depth and in his intellectual and spiritual consciousness. He made almost every aspect of the attributes of the Prophet the subject of his Naat. Saeem Chishti's works is a great source of Naatiya literature which will benefit the reader of all times.

Key Words. Naat, Saim Chishti, Quran, Mairaaj, Medina.

نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف کے حوالے سے بہت سے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ اور عقیدت مند شعرا کرام نے نثر اور نعت کی صورت میں آپ ﷺ کی مدحت خوانی کی ہے جو نہ صرف اُن کی بخشش بلکہ اس سے اُردو ادب میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ انھوں نے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ یہ لوگ اپنی عقیدت اور محبت کے اظہار کے ساتھ اس بات کی بھی روشن دلیل ہے کہ وہ کسی بھی زمانے میں تا قیامت محبتِ رسول ﷺ کو مدھم نہیں ہونے دیں گے۔ ہر کوئی اپنی اپنی بساط کے مطابق اس میں حصہ ڈالتا ہے اور کسی کے بس کی بات نہیں کہ آپ ﷺ کے اوصاف کو کماحقہ ادا کر سکے۔ وہ اپنے محسوسات اور مشاہدات کو لفظوں کی صورت میں پیش کرتے رہتے ہیں جو کہ قیامت تک ضوفشانی کرتے رہیں گے۔ پاکستان کے نعتیہ ادب کی روایت بہت مقبول بھی ہے اور طویل بھی ہے۔ بہت سے نعت گو شعرا نے اپنے اپنے رنگ میں نبی کریم ﷺ کو عقیدت کے پھول پیش کیے ہیں۔ ان میں ایک بڑا نام حضرت علامہ صائم چشتیؒ کا بھی ہے۔

علامہ صائم چشتیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ محترم سے حاصل کی جن کی عربی اور فارسی پر کافی دسترس تھی آپ کے والد محترم نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی اس کا نمایاں رنگ آپ کی نعتیہ شاعری میں ملتا ہے۔ صائم چشتی کی نعت زیادہ تر قلبی احساسات اور مشاہدات کا عکس ہے وہ ہر وقت یادِ نبی ﷺ میں محو رہتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کے کلام میں جذبے کی شدت نمایاں طور پر دیکھنے کو ملتی ہے۔ انھوں نے نعت میں اوصاف نبی ﷺ کے بیان میں تقریباً ہر موضوع کو نعت میں بیان کیا ایک طرف تو وہ آپ ﷺ کے صدقہ سے بخشش کے خواہاں ہیں تو دوسری طرف وہ آپ ﷺ کی سیرت کو بیان کر کے تمام امت کے غموں کا مداوا بھی چاہتے ہیں۔

علامہ صائم چشتی صرف نعت کے شاعر نہ تھے۔ بلکہ وہ ایک باعمل صوفی بھی تھے اس لیے تفسیر، حدیث اور عربی میں اُن کا نعت کے علاوہ کافی سرمایہ ملتا ہے اُن کی کتب کی تعداد تقریباً پانچ سو کے قریب ہے۔ نعت میں اُن کا تخلیقی شعور جس میں محبت و عقیدت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا دکھائی دیتا نمایاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ انھوں نے اوصاف نبی ﷺ میں ہر موضوع کو محبت اور جدت کے ساتھ پیش کیا جو کہ اُن کے فکر و فن کا خوبصورت عکاس ہے۔ صائم چشتی کا نعتیہ کلام ہر زمانے کے قاری کو متاثر کرتا رہے گا اور لوگ آپ کے کلام سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور بخشش کے متلاشی رہیں گے۔ نعت ایک ایسی صنف ہے جس کے موضوعات لامحدود ہے۔ ان موضوعات میں سے صائم چشتی نے جن کا اظہار اپنے کلام میں کیا چند ایک درج ذیل ہیں:

قرآن سے اکتساب

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ کتاب اسلامی طرزِ حیات کا ایک مکمل نمونہ ہے اور اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے اوصاف کو خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ نعت کے موضوعات کے لیے اکثر نعت گو شعراء قرآن سے استفادہ کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں حیاتِ طیبہ کے متعلق جابجا حوالے ملتے ہیں۔ اس لیے نعت گو شعرا کا بنیادی ماخذ قرآن پاک ہی ہے۔ اس ضمن میں حفیظ تائب لکھتے ہیں کہ:

> ”نعت پر قرآن پاک کے اثرات بڑے نمایاں ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ نعت کا سب سے بڑا ماخذ ہی قرآن مجید ہے۔ نعت کے بیشتر اصطلاحات اور موضوعات اسی کتاب سے لیے گئے ہیں۔“[1]

صائم چشتی کے کلام سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی اوصاف نبی ﷺ کے بیان میں قرآن سے بھرپور استفادہ کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ نعت کے اصولوں کی مکمل طور پر پاسداری کرتے ہیں وہ نہ صرف موضوعات نبی ﷺ کو قرآن پاک سے استفادہ کرنے کے بعد پیش کرتے ہیں بلکہ اُن کو کماحقہ سمجھتے بھی ہیں اور اُن کو عقیدت سے بیان کرتے ہیں:

کتاب اللہ کا حسن معانی

محمد مصطفیٰ کی زندگانی (۲)

زبور انجیل قرآن کیا ہے
انہیں کا تذکرہ اُن کی کہانی (۳)

ان اشعار کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ صائم چشتی کے ہاں قرآن پاک سے استفادہ کرنے کا غالب رجحان نظر آتا ہے اور وہ اپنے کلام میں وہی تاثر پیش کرتے ہیں جو اس آیت میں نظر آتا ہے اور یوں اُن کا کلام قرآن پاک کی تفسیر کی صورت میں نظر آتا ہے۔ کلام میں تاثیر اس وقت پیدا ہوتی ہے جب لکھنے والا خود باعمل ہو صائم چشتی نے اپنی پوری زندگی اسلامی نظریات کے تابع بسر کی جس سے اُن کے کلام میں مذہب اور شریعت ودین کے تقاضوں کی پاسداری واضح طور پر نظر آتی ہے۔

حدیث سے اکتساب

نعت کا دوسرا بڑا بنیادی ماخذ حدیثِ پاک ہے صائم چشتی اپنے کلام کا خمیر ایک طرف تو قرآن پاک سے اُٹھاتے ہیں تو دوسری طرف وہ حدیث مبارک سے بھی بھرپور استفادہ کرتے دکھائی دیتے ہیں جن امور کے بارے میں ہمیں قرآن پاک میں واضح احکامات نہیں ملتے اُن کے لیے ہم حدیث کو دیکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے قول، فعل یا تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے اس کی تعریف کچھ یوں ہے:

"وہ کلام جس میں رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔"(۴)

نبی کریم ﷺ کے عادات و خصائل، سیرت، حسن اور اخلاق کے جابجا اشارے حدیث مبارکہ میں ملتے ہیں۔ صائم چشتی کے کلام میں قرآن پاک کے ساتھ ساتھ احادیث سے اکتساب کی بھی بھرپور مثالیں ملتی ہیں اور وہ لکھتے ہیں:

قاسم ہے جو اللہ کی ہر نعت و رحمت کا
اُس شاہِ مدینہ کے دربار سے مانگیں گے (۵)

تمہی ابتدا ہو تمہیں انتہا ہو
تجھی سے ہیں لوح و قلم یا محمدؐ (۶)

ان اشعار میں حضور اکرم ﷺ کی عظمت اور رفعت کا پتہ چلتا نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"میں ہی بانٹنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔"(۷)

عقیدہ ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ قیامت تک کے لیے نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے اور آپ ﷺ کی شریعت ہی کامل اور مکمل ہے۔ امام فخر الدین رازی اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

> ''اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہوتا تو تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑا جاتا۔ جسے بعد میں آنے والا مکمل کرتا لیکن جس نبی کے بعد اور کوئی نبی آنے والا نہ ہو تو وہ اپنی اُمت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اوران کے لیے واضح قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے کیونکہ اس کی مثال ایسے باپ کی طرح ہوتی ہے جو جانتا ہے کہ میرے بعد اس کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی سرپرست اور کفیل نہ ہو گا۔''(۸)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ ﷺ کی آمد کے بعد نبوت کے دروازے کو قفل لگا دیا گیا ہے اور آپ ﷺ کی تعلیمات تا قیامت سب کے لیے ہیں جو کوئی اس سے انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ صائم چشتی کے کلام میں عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے جابجا اشارے ملتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

اے ختم الانبیاء جانِ جہاں تشریف لے آئیں
نبی ہے زندگی کوہِ گراں تشریف لے آئیں (۹)

وہی چاند ہے وہی پھول ہے وہی انبیاء کا رسول ہے
وہی سب کا صائم ہے آسرا وہی سب کی اصل اصول ہے (۱۰)

ان اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کا دین ایک مکمل دین ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا اعتراف کرنا اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ موضوع قادیانیت اور دیگر تمام باطل نظریات کا خاتمہ ہے جو کوئی آپ ﷺ کی آمد کے بعد کسی اور نبی کے منتظر ہیں۔ اس ضمن میں پیر کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

> ''حضور سرورِعالم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور جو بدبخت اس کے دعوے کو سچا تسلیم کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے اور اسی سزا کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لیے مقرر فرمائی ہے۔''(۱۱)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا ہے۔ صائم چشتی نے عقیدہ ختم نبوت کو اپنے کلام میں جابجا پیش کیا ہے۔

معجزات نبوی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بے شمار خصائص و امتیازات اور معجزات سے نوازا جو کسی دوسرے نبی کو نہیں دیے گئے۔ معجزات سے مراد کوئی ایسا فعل یا واقعہ جو خلاف عادت یا خلافِ معمول ہو جو انسانی فہم و فراست سے بالاتر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو بہت سے معجزات عطا کیے لیکن جب اُس کے اپنے محبوب کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو سراپا معجزہ بنا دیا۔ چاند کو دو ٹکڑے کرنا اور معراج شریف نبی کریم ﷺ کے اہم معجزات میں سے ہیں۔ معجزہ کے حوالے سے پیر محمد کرم شاہ الازہری یوں لکھتے ہیں:

> "مدعی رسالت کی سچائی ثابت کرنے کے لیے کسی ایسے امر کا ظہور پذیر ہونا جو عادت کے خلاف ہو اسے معجزہ کہتے ہیں۔"(۱۲)

صائم چشتی اپنے کلام میں معجزاتِ نبی ﷺ کے جابجا حوالے دیتے ہیں۔ انھوں نے معجزات کے بیان میں قرآن و حدیث سے بھرپور استفادہ کیا اور ان کو اپنے کلام میں محبت اور عقیدت سے پیش کر دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

کبھی آمنہ کی ہے گود میں کبھی بکریاں ہے چرا رہا
کبھی چاند کو ہے اتارتا کبھی عرش کو ہے سجا رہا (۱۳)

اگر دعویٰ ہے سچا متکلم کا
فلک سے چاند کو تم بھی اتارو (۱۴)

معراج نبی ﷺ

معراج نبی ﷺ تاریخ انسانی کا حیران کن اور انوکھا واقعہ ہے جس کو پڑھ کر عقل گم ہو جاتی ہے اور اُسے کچھ بھی سجھائی نہیں دیتا قرآن پاک نے اس واقعہ کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

> "وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرب) بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی جس کے گردونواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے۔ تاکہ ہم اس بندہ کامل کو اپنی نشانیاں دکھائیں بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔"(۱۵)

اس آیت مبارکہ سے معراج شریف کے تمام شک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ معراج کے واقعہ کو تقریباً ہر مفسر اور شعرا کرام نے اپنے کلام کا حصہ بنایا ہے۔ صائم چشتی کا قلم بھی اس ضمن میں خوب رواں دواں نظر آتا ہے اور وہ لکھتے ہیں:

شب معراج جب آقا سرِ عرشِ بریں پہنچے
ندا آئی بصد ناز و ادا تشریف لے آئیں (۱۶)

شبِ معراج آتی تھیں صدائیں
قدم محبوب کے چومو ستارو (۱۷)

میلادِ مصطفیٰ ﷺ

انسان جب اپنی خوشی پر جشن مناتا ہے تو اپنی ہمت اور بساط کے مطابق کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی ولادت پر اپنی شانِ شایان سجاوٹ کی اور ہر طرف روشنی ہی روشنی کردی اس ضمن میں فاطمہ بنت عبداللہ ثقفیہ کہتی ہیں کہ:

> ”جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو میں کعبہ مکرمہ کے پاس تھی۔ میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا اور ستارے زمین کے اتنے قریب آگئے کہ مجھے گمان ہوا کہ کہیں یہ مجھ پر نہ گر پڑیں۔“(۱۸)

آپ ﷺ کی ولادت پر دنیا میں ہر طرف خوشیاں آگئیں۔ بے سہاروں کو سہارا ملا اور غم زدوں کو غموں سے کنارہ ملا۔ روز ازل سے میلاد کی تقریبات و اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ صائم چشتی کے کلام میں بھی میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا روحانی ذکر احسن انداز میں ملتا ہے اور وہ اکثر اُن واقعات کا ذکر اپنے کلام میں کرتے ہیں جو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر وقوع پذیر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کس انداز میں اپنے محبوب کا استقبال کرتا ہے وہ کلام میں پیش کرتے ہیں:

آج محبوب کا یومِ میلاد ہے ، دونوں عالم سجائے سنوارے گئے
مہک اُٹھا جہاں آگیا باغباں باغِ جنت زمین پر اُتارے گئے (۱۹)

کنارے پر سفینہ آگیا ہے
ولادت کا مہینہ آگیا ہے (۲۰)

جود و سخا

نبی کریم ﷺ اپنی سخاوت، جود و کرم اور فیاضی کی ایک عظیم مثال تھے اور کوئی بھی ان صفات میں آپ ﷺ کا ہمسر اور مدِ مقابل نہ ہے۔ یہ آپ ﷺ کی ایک خاص صفت ہے جس نے جو مانگا آپ نے عطا کیا۔ آپ ﷺ کی زبان پر کبھی لَا کا لفظ نہ آیا۔ جود و سخا کے حوالے سے حدیث مبارکہ ہے حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب جبرائیلؑ سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ کی سخاوت اور بڑھ جایا کرتی تھی۔ جبرائیلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کو دہراتے۔ اس وقت حضور ﷺ خیر و بھلائی کے معاملے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔"[۲۱]

کلیاتِ صائم چشتی میں آپ ﷺ کے جود و سخا ہونے کے بہت سے حوالے ملتے ہیں نبی کریم ﷺ کی سخاوت کسی ایک کے لیے مخصوص نہ تھی بلکہ یہ ایک ابر کرم تھا جو ہر کسی پر برستا تھا۔ صائم چشتی اس ضمن میں لکھتے ہیں:

ہر ایک کو خود آقا نعمت عطا کرتے
جتنے بھی مدینے میں مہمان نظر آتے [22]

اُنہیں کے پل رہا ٹکڑوں پر ہے صائم جہاں بھی ہے
مگر داتا کی چوکھٹ پر گدا جائے تو کیا کہنا [23]

شفاعتِ مصطفٰی ﷺ

قیامت کے دن نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت کے حکم سے گناہ گاروں کی شفاعت فرمائیں گے یہ شفاعت نیکوکاروں کے لیے درجات میں بلندی اور گناہ گاروں کے لیے عذاب میں کمی کے لیے ہو گی خود اللہ رب العزت قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ:

"اور اگر یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دیں اپنے گناہوں پر اللہ سے توبہ کریں آپ ﷺ ان کی شفاعت کر دیں تو یہ لوگ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے۔"[۲۴]

شفاعت نبی کریم ﷺ کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ آپ ﷺ کو شافع محشر بنایا گیا۔ قیامت کے دن جب امت گھبرائی ہو گی اور ہر کسی کو اپنی اپنی پڑی ہو گی نبی کریم ﷺ اُس وقت بھی تسکین کا باعث بنیں گے۔ صائم چشتی کے کلام میں شفاعت کا موضوع بھی جابجا ملتا ہے جو انھوں نے عقیدت سے بیان کیا ہے:

گناہوں کی سیاہی سے مرا دامن ہے آلودہ
فقط یہ ناز ہے کہ تو شفاعت کرنے والا ہے (۲۵)

ہو گا نظام حشر کا میرے نبی کے ہاتھ میں
صائم مجھے ہو کیوں محشر کے دن کا اضطراب (۲۶)

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی سفارش کو قیامت کے دن قبول فرمائیں گے۔ خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"شفاعت کیا ہے طلب العفو معافی طلب کرنا۔ ہمارے حضور کی شفاعت قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ محقق دوانی فرماتے ہیں حضور تمام جن و انس کی شفاعت فرمائیں گے۔ مومنین کے لیے تو عفو معاصی اور ترقی درجات حضور کی شفاعت سے ہو گی۔"(۲۷)

صائم چشتی کے کلام میں نبی کریم ﷺ کا یہ منفرد اعزاز بھی مستقل موضوع دکھائی دیتا ہے جس کو آپ نے بڑی اپنائیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

تذکرہ اہلِ بیت

صائم چشتی نے جہاں آپ ﷺ کے دیگر موضوعات کو محبت کے جذبے سے سرشار ہو کر بیان کیا ہے۔ وہاں پر انھوں نے اہل بیت اطہار کی تعریف و توصیف عقیدت اور احترام سے کی ہے۔ قرآن پاک میں بھی اہلِ بیت کا ذکر اکثر ملتا ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت داروں کی محبت۔"(۲۸)

اہلِ بیت سے اگر محبت نہیں تو انسان کا ایمان نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کی آل سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ شمس الدین احمد لکھتے ہیں کہ:

"اہلِ بیت یعنی رسول اللہ ﷺ کی بیویاں اور اولاد صحابہ کی طرح ان کے بھی بہت فضائل آیات و احادیث میں آئے۔ صحابہ و اہلِ بیت کی محبت رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔"(۲۹)

دیگر نعت گو شعرا کی طرح صائم چشتی کے کلام میں صحابہ کرام سے محبت اور بیت اطہار سے محبت کے واضح ثبوت ملتے ہیں۔

بحمد للہ جناب پنجتن کی
مجھے مدحت سرائی مل گئی ہے (۳۰)

جئیں جئیں تو جئیں نعت احمد سنا کر مریں تو مریں ہم مدینے میں جا کر
شہیدانِ کربل کے تازہ لہو کا تجھے واسطہ یا خدا دے رہا ہوں (۳۱)

اہلِ بیت سے محبت صائم چشتی کے کلام کا اہم حصہ ہے۔ اور ہر وقت محبت آلِ نبی ﷺ میں محو دکھائی دیتے تھے۔

نورانیت مصطفیٰ ﷺ

نبی کریم ﷺ سراپا نور اور نورانیت کی عظیم مثال ہیں۔ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر آپ ﷺ کی نورانیت کا تذکرہ ملتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

"اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا، ڈرانے والا، اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔"(۳۲)

آپ ﷺ کی آمد پر دنیا سے تاریکی کے بادل چھٹ گئے اور ہر طرف نور ہی نور ہو گیا اور جہانوں کو آفتاب ہدایت آپ ﷺ کی آمد پر میسر ہو گیا اور یہ عالم بقعۂ نور بن گیا۔ علامہ صائم چشتی نے اوصافِ نبی ﷺ کے اس موضوع کو اپنے احساسات اور مشاہدات کے پیش نظر اپنے کلام کا موضوع بنایا ہے۔

تمام آلِ محمدؐ ہے نور ربانی
ملے گا نور خدا پنجتن کی بات کریں (۳۳)

ہے جس کی روشنی شمس و قمر میں
مدینے میں وہی مہر مبین ہے (۳۴)

صائم چشتی ان اشعار میں بھی یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ کا نور ہی شمس و قمر میں ہے اور آپ ﷺ کے جسم مبارکہ سے ہی اس کائنات میں روشنی ہے۔ اگر آپ ﷺ اس دنیا میں جلوہ افروز نہ ہوتے تو کائنات میں ہمیشہ تاریکی کے بادل چھائے رہتے اور کچھ دکھائی نہ دیتا۔

تذکرہ صحابہ کرامؓ

صائم چشتی کے کلام میں صحابہ کرام کا بھی اکثر ذکر ملتا ہے کیونکہ صحابہ کرام کا بھی بہت زیادہ مقام و مرتبہ ہے۔ صحابہ کرام کی فضیلت قرآن میں کچھ یوں ملتی ہے:

"اور سب سے آگے آگے سب سے پہلے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین اور انصار سے اور جنھوں نے پیروی کی ان کی عمدگی سے راضی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے اور راضی ہو گئے وہ اس سے اور اس نے تیار کر رکھے ہیں۔ ان کے لیے باغات بہتی ہیں ان کے نیچے ندیاں ہمیشہ رہیں گے ان میں ابد تک یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"(۳۵)

صائم چشتی اپنے کلام میں عظمتِ صحابہ میں یوں اپنی وفاداری کا اظہار کرتے ہیں:

علی ہیں حضرت حسنین ہیں صحابہ ہیں
سرور و نور بھری انجمن کی بات کریں (۳۶)

رسول پاک بتاتے ہیں خود صحابہ کو
فلاں غلام ہمارے درود پڑھتے ہیں (۳۷)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی طرح روشن ہے جس کی بھی پیروی کرو گے فلاح پاؤ گے۔ صائم چشتی بھی تذکرہ صحابہ کرام سے اپنی کامیابی کے خواہش مند دکھائی دیتے ہیں۔

درودِ پاک

اللہ رب العزت کو یہ بہت زیادہ پسند ہے کہ اس کے ذکر کے ساتھ اُس کے محبوب کا بھی ذکر کیا جائے اس لیے اللہ رب العزت نے درودِ پاک کو ایک منفرد عبادت بنا دیا ہے۔ اللہ خود بھی اس عمل کو کرتا ہے اور اپنے فرشتوں کو بھی اس عمل کو کرنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت سے) سلام عرض کیا کرو۔"(۳۸)

صائم چشتی کے کلام میں درود کے فضائل و برکات کا ذکر جابجا ملتا ہے۔

ہے پڑھتا امتی جو بھی سلام اُن پر محبت سے
پہنچتا ہے اُسے رحمت بھرا فوراً سلام اُن کا (۳۹)

اشکوں سے بھر کے جھولیاں آنکھیں بچھا دو راہ میں
صلی علیٰ کی دو صدا میرے حضور آ گئے (۴۰)

استغاثہ واستمداد

استغاثہ و استمداد کا مطلب ہے مدد طلب کرنا، اُردو نعتیہ ادب میں یہ روایت بہت زیادہ پختہ ہے۔ اکثر مقامات پر شعرا آپ کے وسیلہ سے مانگتے نظر آتے ہیں جو کہ اسلام کے عین مطابق ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کے زوال پر حالی کی مشہور نظم "عرض بہ جناب سرورِ کائنات" اُردو نعتیہ شاعری میں مشہور استغاثہ ہے۔ صائم چشتی بھی اپنے کلام میں موجودہ حالات میں درپیش مسائل، مصائب و آلام کا ذکر کرتے ہیں اور ان مصائب کا حل آپ ﷺ کے وسیلہ سے چاہتے ہیں اور لکھتے ہیں:

مصیبت کو مٹانا آپ ہی کا کام ہے آقا
مصائب کی ہوئی ہے انتہا تشریف لے آئیں (۴۱)

مصیبتوں میں گھرا ہوا ہوں میں ٹھوکروں سے گرا ہوا ہوں
سنبھال پیارے خزاں رسیدہ چمن بھی آ کے نکھار میرا (۴۲)

صائم چشتی اپنے اشعار میں اپنے دل کا حال حضور اکرم ﷺ کو سنا کر اپنے غموں کا مداوا چاہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہم غم زدہ انسانوں کے لیے آپ ﷺ کا در ہی ان غموں سے نجات کا ذریعہ اور باعث سکون ہے۔ اس لیے وہ بارہا دفعہ آپ ﷺ سے استغاثہ واستمداد کے خواہش مند ہیں۔

آرزوئے مدینہ:

صائم چشتی اپنے کلام میں آرزوئے مدینہ کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں۔ اگر یہ بات کہی جائے کہ اُن کی نعت کا بڑا موضوع آرزوئے مدینہ ہے تو یہ غلط نہ ہو گا۔ اُن کے اکثر اشعار میں مدینے کی آرزو کی خواہش پائی جاتی ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ:

یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے
خیالوں میں آ کر نہ جائے مدینہ (۴۳)

افسانہ حیات کے عنواں بدل گئے
آیا مدینہ یاد تو ارماں ہو گئے (۴۴)

صائم چشتی کا دل ہر وقت مدینہ کے دیدار کے لیے بے تاب رہتا ہے اور اُن کے کلام میں مدینہ منورہ کا ہجر کثرت سے دکھائی دیتا۔ وہ مدینے کے دیدار کے لیے ہمہ وقت روتے اور تڑپتے رہتے ہیں۔ یہ اُن کی شاعری کا اہم خاصہ ہے۔ اُن کے نزدیک مدینہ کا ذکر روح کے لیے باعث سکون ہے۔ اس لیے وہ ہر لمحہ اس کے خواہش مند نظر آتے ہیں۔

سیرت نبوی ﷺ کا بیان انتہائی بلند اور پاکیزہ موضوع ہے۔ اسلام کی ابتدا سے لے کر آج تک اس موضوع پر لکھتے، پڑھتے اور پڑھانے کا کام جاری و ساری ہے۔ آئے روز عاشقائے مصطفیٰ سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں کو اپنی تحریر میں پیش کر کے دنیا و آخرت میں کامیابی کے خواہاں ہیں اور یہ بات اُن کے پختہ اور گہرے ایمان کا نتیجہ ہے۔ ایک طرف تو نثر نگاروں نے اس فریضہ کو نبھایا تو دوسری طرف بہت سے شعرا کرام نے بھی آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو لڑی میں پرو دیا۔ صائم چشتی کبھی تو آپ ﷺ سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ تو کبھی اسوۂ رسول ﷺ کی بات کرتے ہیں وہ آئینہ جمال نبوت کو لفظوں کی بندش میں قید کرنے کی کوشش میں ہر وقت محو نظر آتے تھے۔ نبی کریم ﷺ سے قبل کسی بھی نبی کی نبوت کا دائرہ کار اتنا وسیع نہ تھا کیونکہ وہ تمام کسی ایک گروہ یا ایک علاقے کی اصلاح کے لیے مبعوث کیے گئے لیکن نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ زمان و مکاں کی قید سے آزاد ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ کی نبوت میں بہت زیادہ وسعت ہے۔ صائم چشتی نے اپنی بساط کے مطابق کچھ موضوعات کو اپنے کلام میں پیش کیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی سیرت کو کوئی بھی کماحقہ بیان نہیں کر سکتا لیکن صائم چشتی نے جتنا بھی بیان کیا وہ محبت اور عقیدت سے پیش کیا جو کہ رہتی دنیا تک قاری کے دل و دماغ کو منور اور مسرور کرتا رہے گا۔

حوالہ جات

۱۔ حفیظ تائب، اردو نعت پر قرآنی اثرات، مشمولہ: مجلہ اوج، نعت نمبر، (لاہور: گورنمنٹ کالج شاہدرہ، ۱۹۹۲ء،)ص ۱۰۱

۲۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی (فیصل آباد، چشتی کمپوزر، ، اکتوبر ۲۰۱۲،)ص ۵۷

۳۔ ایضاً، ص ۶۸

۴۔ احمد حسن سعیدی، سردار، فقہ حنفی اور حدیث رسول ﷺ، (راولپنڈی: ضیاء العلوم پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء،)ص ۱۸

۵۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص ۶۴

۶۔ ایضاً، ص ۱۳۳

۷۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح للبخاری، جلد اوّل، (لاہور: قدیمی کتب خانہ،)ص ۱۹

۸۔ فخر الدین رازی، تفسیر الکبیر (لاہور: مکتبہ الجدید، ۱۹۹۸ء، جلد ۲،)ص ۲۵

۹۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص ۹۸

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۷

۱۱۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، جلد چہارم، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۱۱ء،)ص ۶۸

۱۲۔ ایضاً، جلد دوم، ص ۶۲۹

۱۳۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص ۷۰

۱۴۔ ایضاً، ص ۹۲

۱۵۔ بنی اسرائیل ۱۷:۱

۱۶۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص ۱۵

۱۷۔ ایضاً، ص ۹۱

۱۸۔ سہیلی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، امام، الروض الانف فی تفسیر السیرۃ النبویۃ بن ہشام (لاہور، ضیا القرآن پبلی کیشنز، ، ۲۰۰۶ء،)ص ۲۷۸۔۲۷۹

۱۹۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص ۷۸

۲۰۔ ایضاً، ص ۲۱۲

۲۱۔ القشیری، مسلم بن حجاج، امام، صحیح مسلم، باب بدر الوحی (الریاض: دارالاصادر، ۱۹۹۹ء،)حدیث ۶

۲۲۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص ۸۳

۲۳۔ ایضاً، ص ۸۶

۲۴۔ النساء ۴:۶۴

۲۵۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص ۸۱

۲۶۔ ایضاً، ص۹۶
۲۷۔ غلام حسن قادری، شانِ مصطفی بزبان مصطفی (لاہور: مشتاق بک کارنر،) ص۱۱۱
۲۸۔ القرآن، پارہ ۲۵، سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۳
۲۹۔ شمس الدین احمد، قانونِ شریعت (لاہور: شبیر برادرز،) ص۴۳
۳۰۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص۹۹
۳۱۔ ایضاً، ص۱۰۳
۳۲۔ سورۃ الاحزاب ۳۳:۴۵
۳۳۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص۵۰
۳۴۔ ایضاً، ص۵۴
۳۵۔ القرآن، پارہ ۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۱۰۰
۳۶۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص۵۰
۳۷۔ ایضاً، ص۱۰۰
۳۸۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، جلد چہارم، ص۸۸
۳۹۔ صائم چشتی، کلیاتِ صائم چشتی، ص۵۶
۴۰۔ ایضاً، ص۷۹
۴۱۔ ایضاً، ص۴۵
۴۲۔ ایضاً، ص۵۵
۴۳۔ ایضاً، ص۲۱۴
۴۴۔ ایضاً، ص۲۱۰

Bibliography

1. Hafeez Taib, Urdu Naat per Qurani Asrat, Mashmola: Majalla Uooj Naat Number, Lahore, Govt. College Shahdra, 1992, P.101
2. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, Chishti Composer, Faisalabad, October 2012, P.57
3. Ibid, P.68
4. Ahmad Hassan Saeedi, Sardar, Fiqah Hanfi aur Hadith Rasool (PBUH), Rawalpindi: Zia ul Uloom Publication, 2014, P.18
5. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.64
6. Ibid, P.133
7. Bukhari, Muhammad Bin Ismaeel, Imam, Abu Abdullah, AlJamiah AlSahih Lil Bukhari, First Editiion, Lahore: Qademi Kutab Khana, P.19
8. Fakhr Uddin Razi, Tafseer AlKabeer, Lahore: Maktaba Al Jadeed, 1998, Volume 2, P.25
9. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.98
10. Ibid, P.71
11. Peer Karam Shah Al Azhari, Zia ul Quran, Volume 4, Lahore: Zia ul Quran Publications, 2011, P.68
12. Ibid, Volume 2, P.629
13. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.70
14. Ibid, P.92
15. Bani Israeel 17:1
16. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.15
17. Ibid, P.91
18. Saheli, Abdul Rehman Bin Abdullah, Imam, Al-Rooz Al Anf Fi Tafseer Al Seerah Al Naboviya Bin Hasham, Zia ul Quran Publications, Lahore, 2006, P.278-279
19. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.78
20. Ibid, P.212
21. Al-Qusheri, Muslim Bin Hajaj, imam, Sahih Muslim, Bab Badr ul Wahi, Al-Riyaz: Darsadar, 1999, Hadith:6
22. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.83
23. Ibid, P.86
24. Al-Nisa 4:64
25. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.81
26. Ibid, P.96
27. Ghulam Hasan Qadri, Shan-e-Mustafa Bazuban Mustafa, Lahore: Mushtaq Book Corner, P.111
28. Al-Shura 23
29. Shamas Uddin Ahmad, Qanoon-e-Shariat, Lahore: Shabir Brothers, P.43
30. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.99
31. Ibid, P.103
32. Al-Ahzab 33:45
33. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.50
34. Ibid, P.54
35. Al-Tauba: 100
36. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.50
37. Ibid, P.100
38. Peer Muhammad Karam Shah Al Azhari, Zia ul Quran, Volume 4, P.88
39. Saim Chishti, Kuliyat Saim Chishti, P.56
40. Ibid, P.79
41. Ibid, P.45
42. Ibid, P.55
43. Ibid, P.214
44. Ibid, P.210